3 مالی نظام کا استحکام اور اثر انگیزی

مالی استحکام مالی خدمات کی ہموار اور مسلسل فراہمی کے لیے لازمی ہے اور یہ ایس بی پی وژن 2020 کے تحت اہم تزویراتی اہداف میں سے ایک ہے۔ مالی نظام کی اصابت کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کو ابھرتے ہوئے چیلنجوں سے باخبر رہنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ خطرات کو کم کرنے کے لیے مؤثر اور پیشگی پالیسی اقدامات کیے جائیں۔ مزید برآں، مالی استحکام کا ایک یکساں اور باضابطہ فریم ورک تشکیل دینا اسٹیٹ بینک کا مقصد ہے تاکہ خطرے کے تجزیے کی غرض سے ایک نظمی طرزِ فکر منظم کیا جائے اور مالی شعبے کے تحفظ کے لیے ان خطرات کو کم کیا جائے۔

اس تناظر میں اسٹیٹ بینک مالی سال 19ء کے دوران مالی استحکام کے نظام کو مضبوط کرنے کے لیے مختلف پروسیس اور ضوابط میں مزید بہتری لایا۔ ان متعلقہ شعبوں میں یہ شامل تھے: میکروپروڈنشل پالیسی فریم ورک (ایم پی پی ایف)، خطرے کی بنیاد پر نگرانی، مجموعی نگرانی، اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام کا نظام، شعبہ بینکاری کے معائنے کے پراسیس، مبادلہ کمپنیوں کا خطرے کے تجزیے کا فریم ورک، اور ڈی ایس آئی بی فریم ورک کے تحت وصولی کے منصوبے۔ دریں اثنا، اسٹیٹ بینک ضوابطی اور نگرانی کے فریم ورک کو بین الاقوامی معیار اور بہترین روایات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے بھی کوشاں ہے۔

3.1 مالی استحکام فریم ورک کی ادارہ جاتی صورت گری

3.1.1 میکروپروڈنشل پالیسی فریم ورک

اسٹیٹ بینک ایک جامع اور خوب منضبط میکروپروڈنشل پالیسی فریم ورک تشکیل دینے اور اسے نافذ کرنے کے لیے کام کررہا ہے تاکہ پورے مالی نظام کا استحکام یقینی بنایا جاسکے۔ اس غرض سے اسٹیٹ بینک نے نظمی خطرے کے تجزیے اور ابلاغ کا پراسیس مستحکم بنایا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے موافق گردشی نظمی خطرے کے تجزیے کی اپنی اہلیت بڑھانے کے لیے میکرو محتاطیہ نگرانی کا اپنا نظام کافی بہتر بنالیا ہے تاکہ میکرو و مالی نوعیت کے باہمی روابط اخذ کیے جائیں۔ نیز، متعدد متغیرات کو نظمی خطرے کے 'آغاز ہی میں خبردار کرنے کے اظہاریوں' (ای ڈبلیو آئی) کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ ایم پی پی ایف کے ایک منضبط ادارہ جاتی نظام کی تشکیل کی غرض سے اسٹیٹ بینک 'نیشنل فنانشل اسٹیبلٹی کونسل' (این ایف ایس سی) کے قیام کے حتمی مرحلے میں ہے جس کے لیے اسے سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) اور خزانہ ڈویژن کا اشتراک حاصل ہے۔

3.1.2 نظمی لحاظ سے اہم ملکی بینکوں (ڈی ایس آئی بی) کی نشان دہی کا فریم ورک

اسٹیٹ بینک نے نظمی لحاظ سے پاکستان کے اہم بینکوں کے ضوابط اور نگرانی کے لیے ایک فریم ورک بی سی بی ایس رہنما ہدایات کے مطابق اپریل 2018ء میں جاری کیا اور وہ ہر سال جون کے آخر تک ڈی ایس آئی بی درجے کے لیے اپنا سالانہ تجزیہ انجام دیتا ہے۔ مالی سال 19ء کے دوران اس درجے کے تین بینکوں سے ضوابط اور نگرانی کے اضافی تقاضے کیے گئے جس میں ایچ بی ایل اور این بی پی سے سی ای ٹی-1 سرمائے کا 2 فیصد اور یو بی ایل سے ایک فیصد تقاضہ شامل تھا، جس کی تعمیل 31 مارچ 2020ء تک ہونی ہے۔

ڈی ایس آئی بینکوں کی نگرانی کے فریم ورک کے نفاذ کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے وصولی کے منصوبے (Recovery Plan) کا ایک فریم ورک تیار کیا ہے اور بڑے بینکوں کو اُن کے متعلقہ منصوبہ جات کی تیاری کے لیے اپنے ساتھ ملایا ہے۔ اس فریم ورک میں وہ لازمی عناصر تجویز کیے گئے ہیں جن کا بینکوں کے متعلقہ منصوبوں کو احاطہ کرنا چاہیے، اور ان کی کارگزاری کا جائزہ لینے کے لیے اسٹیٹ بینک کا داخلی معیار بھی مہیا کیا گیا ہے۔ چنانچہ بینک دباؤ کے حالات میں اپنی ممکنہ کمزوریاں بروقت معلوم کرسکتے ہیں اور ان مسائل کے حل کے لیے اصلاحی اقدامات کرسکتے ہیں۔

3.1.3 نگرانی کے مجموعی فریم ورک کا استحکام

اسٹیٹ بینک آف پاکستان شعبہ بینکاری کی باقاعدگی سے نگرانی اور معائنہ کاری کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی نے ایک خصوصی ٹاسک فورس بنائی ہے جس کا کام دیو پیکر مالی اداروں کی طرف سے آنے والے خطرات پر نظر رکھنا اور ان سے نمٹنا ہے۔ زیر جائزہ سال کے دوران دونوں ضابطہ ساز اداروں نے ٹاسک فورس کے فریم ورک کا جائزہ لے کر اسے اپ ڈیٹ کیا جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اصل مقاصد بہتر طریقے سے حاصل کر سکے اور مالی نظام کی حرکیات میں آنے والی تبدیلیوں سے نمٹ سکے۔

3.1.4 بینکوں کی اصابت کا تجزیہ بذریعہ دباؤ کی جانچ

اسٹیٹ بینک مفروضاتی لیکن ممکن الوقوع شدید مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کی بینکوں کی اصابت کا تجزیہ کرنے کے لیے دباؤ کی جانچ کے مختلف طریقے استعمال کرتا ہے۔ اس میں واحد عاملی حساسیت کا تجزیہ اور کثیر عاملی حرکیات کی میکرو دباؤ کی جانچ شامل ہے۔ مالی سال19ء کے دوران حساسیت کے تجزیے کی ٹُول کِٹ کو مستحکم کرنے کے لیے کثیر عاملی حساسیت کے تجزیے کا ٹُول شامل کیا گیا جسے ''اسٹریس ٹیسٹنگ ورک باکس'' کا نام دیا گیا ہے۔ دباؤ کی جانچ کی ان مشقوں کے نتائج کی بنیاد پر اسٹیٹ بینک کے نگراں شعبہ جات اُن بینکوں کے ساتھ رابطہ بڑھاتے ہیں جنہیں سرمائے کی قلت کا سامنا ہوتا ہے۔ دباؤ کی جانچ کی مشقیں اسٹیٹ بینک کی ایک سالانہ مطبوعہ دستاویز ''مالی استحکام کا جائزہ'' کا لازمی حصہ ہوتی ہیں، جس میں خطرے کے ملکی اور بیرونی عوامل کے مقابلے میں بینکوں کی اصابت کا تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔ دباؤ کی جانچ کا فریم ورک اس شعبے میں ہونے والی تازہ ترین پیش رفت کے مطابق باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔

3.1.5 مالی استحکام کا جائزہ، ششماہی کارکردگی جائزہ اور سہ ماہی کمپینڈیم

اسٹیٹ بینک نے اپنی اہم سالانہ مطبوعہ 2018ء کا ''مالی استحکام کا جائزہ'' (ایف ایس آر) شائع کر دیا ہے۔ اس رپورٹ میں تازہ ترین پیش رفت کے گہرے تجزیے کے ذریعے شعبہ بینکاری اور شعبہ غیر بینکاری سمیت پورے مالی شعبے کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ابھرنے والے خطرات اور کمزوریاں، اور ان سے نمٹنے کے لیے کیے گئے پالیسی اقدامات رپورٹ میں اجاگر کیے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض اہم خطرات یہ ہیں: میکرو اکنامک عدم توازن، کمزور اقتصادی سرگرمیاں، سخت زری صورتِ حال، اینٹی منی لانڈرنگ، دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام اور سائبر سیکورٹی۔

اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے ''سہ ماہی کارکردگی جائزہ'' کی جگہ ''ششماہی کارکردگی جائزہ'' کا پہلا شمارہ شائع کیا ہے جس میں جنوری تا جون 2018ء کے عرصے میں شعبہ بینکاری کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ نیز، اسٹیٹ بینک نے مالی شعبے کا ڈیٹا فراہم کرنے کی غرض سے باقاعدہ مطبوعہ ''سہ ماہی کمپینڈیم (کیو سی) شعبہ بینکاری کی شماریات'' جاری کر رکھی ہے۔ اس کمپینڈیم میں کمرشل بینکوں، اسلامی بینکوں، مائکروفنانس بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے اعداد و شمار شامل ہوتے ہیں۔

3.2 خطرے کی بنیاد پر نگرانی کے فریم ورک کی طرف پیش رفت

اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی نگرانی کو مزید مستحکم بنانے کے لیے ''خطرے کی بنیاد پر نگرانی (آر بی ایس) کے فریم ورک'' کے لیے تمام شعبہ جات کا منصوبہ شروع کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اپنی نگرانی کے دائرے میں آنے والے تمام اداروں کی ایک بامقصد اور مستقبل بین نگرانی کی جائے۔ آر بی ایس فریم ورک تشکیل دے کر نافذ کرنے کی غرض سے ڈیزائن کے مرحلے میں تجویز کیا گیا کہ ٹورنٹو سینٹر کے ساتھ ایک ادارہ جاتی معاہدے کے ذریعے طویل مدتی ملکی تعلق (ایل ٹی سی ای) پروگرام کے تحت استعداد حاصل کی جائے۔ ٹورنٹو سینٹر کے ساتھ استعداد کاری کا تعلق ڈھائی سالہ عرصے پر محیط ہے (جولائی 2018ء تا دسمبر 2020ء) جس کے دوران سات متعلقہ سیشن ہونا ہیں۔ ایسے دو سیشن جولائی 2018ء اور فروری 2019ء میں ہو چکے ہیں۔ مالی سال20ء کی پہلی سہ ماہی میں آر بی ایس فریم ورک کی آزمائشی جانچ ہونی ہے۔

3.3 ضوابطی فریم ورک کا استحکام

3.3.1 بینکوں کی بیرونِ ملک سرگرمیوں کے لیے نظم و نسق کے فریم ورک کا اجرا

اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی بیرونِ ملک سرگرمیوں کے لیے نظم و نسق کا ایک جامع فریم ورک 2018ء میں جاری کیا تاکہ بیرونی آپریشنز کی بنا پر لاحق مختلف خطرات کو سمجھنے، انہیں شناخت کرنے اور ان کا بندوبست کرنے کی بینکوں کی استعداد بڑھائی جائے۔

3.3.2 داخلی آڈٹ پر رہنما ہدایات کا اجرا

اسٹیٹ بینک نے داخلی آڈٹ پر تفصیلی رہنما ہدایات جاری کیں تاکہ بینک کے داخلی آڈٹ کے فنکشنز مستحکم بنائے جائیں اور بین الاقوامی معیارات اور بہترین روایات کے مطابق داخلی آڈٹ کے نظم و نسق کا ایک وسیع و عریض اسٹرکچر قائم کیا جائے۔

3.3.3 بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے مالی گوشواروں کے فارمیٹ پر نظر ثانی

اسٹیٹ بینک نے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے مالی گوشوارے کے فارمیٹ / ڈس کلوژر پر نظر ثانی کی تاکہ انہیں ضوابطی تبدیلیوں اور بہترین بین الاقوامی روایات سے ہم آہنگ کیا جائے۔ مالی گوشواروں کا فارمیٹ تجویز کرنے کا مقصد مالی رپورٹنگ میں یکسانیت لانا اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے ڈس کلوژر کی شفافیت اور معیار بڑھانا ہے۔

3.3.4 آئی ایف آر ایس 9 مستعدی کے جائزے کی مشق

اکاؤنٹنگ کا نیا معیار آئی ایف آر ایس 9 مالی آلات کی اکاؤنٹنگ میں ایک بڑی تبدیلی لایا ہے کیونکہ اس نے قرضے کے متوقع نقصان کا طریقہ متعارف کرایا ہے۔ بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں پر اس معیار کے ہموار طریقے سے عمل درآمد کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکاری صنعت کو 2018ء میں اپنی بیلنس شیٹس پر آئی ایف آر ایس 9 کے عمل درآمد کے 'مقداری اثرات کا تجزیہ' انجام دینے کی ہدایت کی تھی۔ اس مشق کا مقصد یہ تھا کہ اس کے عمل درآمد کے دوران شعبہ بینکاری کو جن دشواریوں کا سامنا ہوگا انہیں شناخت کیا جائے اور اس کی مستعدی معلوم کی جائے۔

3.3.5 مالی اداروں (مالیات کی وصولی) کے ضوابط 2018ء

اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور قانونی ماہرین کی مشاورت سے مالی اداروں (مالیات کی وصولی) کے ضوابط، 2018ء کا مسودہ تیار کیا۔ وفاقی حکومت نے 27 اگست 2018ء کو مالی اداروں (مالیات کی وصولی) کے آرڈیننس، 2001ء کی زیرِ دفعہ 25 ان ضوابط کا اعلان کیا۔ ان ضوابط کی رو سے کسی مالی ادارے کی جانب سے رہن جائیداد کی فروخت کا عمل زیادہ شفاف ہو جائے گا اور غیر فعال قرضوں کی وصولیابی میں تیزی آئے گی۔

3.3.6 بی سی بی ایس کارپوریٹ نظم و نسق کے اصولوں کا ازخود جائزہ

کارپوریٹ نظم و نسق پر اسٹیٹ بینک کے ضوابطی نظام کو بہترین بین الاقوامی معیارات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے بی پی آر ڈی نے ایس بی پی وژن 2020 کے تحت کارپوریٹ نظم و نسق پر بی سی بی ایس اصولوں کا ازخود جائزہ منعقد کیا۔ اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے کارپوریٹ نظم و نسق پر اسٹیٹ بینک کے ضوابطی فریم ورک کا معیار جانچا جائے، اس میں موجود خامیاں پتہ چلائی جائیں اور انہیں دور کرنے کے لیے سفارشات دی جائیں۔ اس جائزے کے نتیجے میں یہ معلوم ہوا کہ اسٹیٹ بینک بی سی بی ایس کے 13 اصولوں میں سے 3 اصولوں کی تعمیل کر رہا ہے، 6 اصولوں کی بڑی حد تک تعمیل کر رہا ہے، اور 4 اصولوں کی عدم تعمیل کر رہا ہے۔ بی پی آر ڈی کارپوریٹ نظم و نسق کے موجودہ ضوابطی نظام میں ان خامیوں کو، جہاں ضروری ہو، دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

3.3.7 اے ایم ایل / سی ایف ٹی ضوابط میں بہتری

- اے ایم ایل / سی ایف ٹی ضوابط کو فنانشیل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی سفارشات کے ساتھ مزید ہم آہنگ بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ان ضوابط کی متعدد شقوں میں 18 اکتوبر 2018ء کو ترمیم کی۔ ان ترامیم کا مقصد یہ تھا کہ بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو اے ایم ایل / سی ایف ٹی کے تقاضوں پر عمل درآمد کے لیے مزید صراحت فراہم کی جائے، بشمول صارف کی ضروری مستعدی، فائدہ اٹھانے والی ملکیت کا ڈھانچہ، کرسپانڈنٹ بینکاری، بذریعہ تار منتقلی / رقوم کی منتقلی اور صارفین کی جانب سے اکاؤنٹ کھلوانے کے لیے مطلوبہ کم از کم دستاویزات۔

- اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کے تحت وزارتِ امورِ خارجہ اور نیشنل کاؤنٹر ٹیررازم اتھارٹی کی جاری کردہ رہنماہدایات کے مطابق اسٹیٹ بینک نے بینکوں / مائکروفنانس بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے اپنی ہدایات کو اپ ڈیٹ کیا۔

- اسٹیٹ بینک نے 'اپنے صارف کو پہچانیے' کے معیارات کا دائرہ وسیع کیا اور مبادلہ کمپنیوں کے لیے دستاویزی تقاضے بڑھا دیے۔

- پہلے سے کیے گئے اقدامات کو مزید مستحکم بنانے کی خاطر اور منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی مدد کے خطرات کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے یہ یقینی بنایا کہ پورے پاکستان میں بینک اکاؤنٹس کو بایو میٹرک ٹیکنالوجی کے ذریعے تصدیق شدہ بنایا جائے۔ بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے بایو میٹرک تصدیق سے متعلق ہدایات 19 اکتوبر 2018ء کو جاری کی گئیں۔ برانچ لیس بینکاری لین دین (اکاؤنٹ سے فرد کو اور فرد سے اکاؤنٹ کو) بھی بایو میٹرک تصدیق کے عمل سے گزارا جائے گا۔ نتیجتاً بینکاری صنعت کے 86 فیصد (فعال) صارفین کے اکاؤنٹس کی 30 جون 2019ء تک تصدیق مکمل کی جاچکی ہے۔

- اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ہدایت کی کہ وہ افغان پناہ گزینوں کے پاس موجود پروف آف رجسٹریشن (پی او آر) کارڈ کو بینک اکاؤنٹس کھلوانے کے لیے مستند شناختی دستاویز کے طور پر تسلیم کریں۔

3.3.8 مالی شمولیت بڑھانے کے لیے اقدامات

- **سستے مکاناتی قرضے پر خطرہ کم کرنا:** پاکستان میں کم آمدن طبقوں (جیسے بیواؤں، شہداکے بچوں، خواجہ سراؤں، اسپیشل افراد، اور دہشت گردی کے خلاف جنگ سے شدید متاثر ہونے والے علاقوں کے افراد) کو طویل مدتی سستی رقوم کی دستیابی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے "سستی مکاناتی مالکاری سہولت برائے خصوصی زمرہ جات" (Financing Facility for Low Cost Housing for Special Segments) کا آغاز کیا۔ بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو پاکستان میں سستے مکاناتی قرضے دینے پر راغب کرنے اور مزید حوصلہ افزائی کی غرض سے "سستے مکانات" کے لیے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے انکشاف پر سرمائے کے تقاضے نرم کردیے گئے ہیں۔

- **بینکوں / مائکروفنانس بینکوں کی ملکی اور عالمی رسائی میں اضافہ:** عام لوگوں کو مالی خدمات کی فراہمی اور رسائی بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 19ء کے دوران بینکوں / مائکروفنانس بینکوں کو برانچوں کے نئے لائسنس جاری کیے جس کے بعد برانچوں کی مجموعی تعداد 16,066 سے بڑھ کر 16,864 ہوگئی۔

اسی طرح مالی سال 19ء کے دوران پاکستانی بینکوں کو چین میں اپنے بیرونِ ملک آپریشنز مزید بڑھانے کی اجازت دی گئی۔ فی الحال 9 پاکستانی بینک (برانچ، نمائندہ دفاتر اور بینکاری کے ذیلی ادارے جیسی) مختلف نوعیتوں کے تحت دنیا کے 36 ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔

- **خیبر پختونخوا اور بلوچستان ایکشن پوائنٹس پر عمل درآمد:** اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی کے تحت بینکوں / مائکرو فنانس بینکوں کو فعال طریقے سے اپنے ساتھ ملایا ہوا ہے تاکہ ان کے بینکاری آپریشنز میں اضافہ کیا جائے اور ملک کے دیہی و پسماندہ علاقوں میں قرضوں کی فراہمی بڑھائی جائے خصوصاً خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے صوبوں میں۔ چنانچہ بینکوں / مائکرو فنانس بینکوں نے مالی شمولیت کے منصوبے (2018ء تا 2020ء) بنائے ہیں اور ان پر عمل درآمد کیا ہے۔

- **مالی خدمات کے متبادل ذرائع کا فروغ:**

  - **ملکی ترسیلات کے فروغ کے لیے برانچ لیس بینکاری ضوابط**

  برانچ لیس بینکاری کے ذریعے ملکی ترسیلات کو فروغ دینے میں بینکوں کی مدد کرنے کی غرض سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایم والٹ سے موصولہ ہر ایک ڈالر کے بدلے دیا جانے والا ایئر ٹائم بڑھا کر دو روپے کر دیا جائے، اور ملکی ترسیلات اکاؤنٹ رکھنے والے صارفین کو اس ترغیب کی تمام رقم حکومتِ پاکستان برداشت کرے۔ نیز، مجاز مالی اداروں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ ملکی ترسیلات اور اندرونی لین دین دونوں کے لیے واحد اکاؤنٹ استعمال کر سکتے ہیں بشرطیکہ ضوابطی تقاضوں کے مطابق رعایتوں / لین دین کی حد سے متعلق کنٹرولز نافذ کیے جائیں۔

  - **موبائل بینکاری انٹر آپریبلٹی کے ضوابط**

  مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی کے اہداف اور مقاصد حاصل کرنے کے لیے مجاز مالی اداروں اور ٹیلی کام آپریٹرز پر یہ لازم قرار دے دیا گیا ہے کہ وہ ادائیگی کی خدمات فراہم کرنے والے تھرڈ پارٹی کے کسی ایک ادارے کے ساتھ مربوط رہیں۔

3.4 نگرانی کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے ایس بی پی وژن 2020ء کے تحت معائنے کے پراسیسز کی اثر انگیزی اور عملی کارگزاری بڑھانے کے لیے درج ذیل ترقیاتی اقدامات کیے:

- **معائنے کے پراسیس میں بہتری:** اس منصوبے کا مقصد بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے معیارِ اثاثہ کے معائنے میں کارگزاری لانا ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے ایک سہولت "ریڈ فلیگ سسٹم" تیار کی ہے جو بینکوں کے قرضہ جز دان کا تجزیہ کر کے ممکنہ ضوابطی خلاف ورزی اور اس انکشاف کی نشان دہی کرے گی جس کا تفصیلی معائنہ درکار ہو گا۔ ایک بار نافذ ہو جانے کے بعد اس سسٹم سے معائنہ ٹیموں کو ممکنہ خطرے والے شعبوں پر توجہ دینے میں مدد ملے گی جس سے عملی کارگزاری میں بہتری آئے گی۔

- **انسپکشن مینجمنٹ سسٹم-اہلیت اور موزونیت کی جانچ (ایف پی ٹی) ماڈیول:** معائنے کے عمل میں انتظام، نگرانی، اور انسانی وسائل مختص کرنے میں کارگزاری لانے کے لیے انسپکشن مینجمنٹ سسٹم (آئی ایم ایس) نافذ کیا گیا تھا۔ مالی اداروں کے ڈائریکٹروں اور کلیدی عہدیداروں کی اہلیت اور موزونیت کے معاملات کا جائزہ لیتے ہوئے زیادہ بہتری لانے کی غرض سے ایک نیا ماڈیول، جس کا نام ایف پی ٹی ہے، آئی ایم ایس میں شامل کیا گیا۔ ایف پی ٹی کے معاملات کا جائزہ لینا اب آسان ہو جائے گا۔

- **مبادلہ کمپنیوں کے لیے خطرے کا تجزیہ اور ضوابط کی قدر پیمائی کا نظام:** مبادلہ کمپنیوں کے معائنہ فریم ورک کو آر بی ایس فریم ورک کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں کے لیے ایک فریم ورک 2016ء میں تیار کیا جس کا نام "خطرے کا تجزیہ اور ضوابط کی قدر پیمائی کا نظام" (آر اے سی ای آر) ہے۔ مالی سال19ء کے دوران اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے خطرے کے بعض عوامل کو شامل کیا گیا خاص طور پر جن کا تعلق دہشت گردی کی مالی مدد سے ہے اور کمپنی کی خطرے کی مجموعی درجہ بندی کے لیے متعلقہ ضوابط کی قدر پیمائی کا پراسیس زیادہ موثر بنایا گیا۔ نظر ثانی شدہ طریقہ کار کے تحت برمقام معائنے کے دوران مبادلہ کمپنیوں کے تمام متعلقہ خطرات کا خاص طور پر منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کے خطرے کو دور کرنے کے لیے، زیادہ منظّم / تفصیلی انداز میں جائزہ لیا جائے گا۔

- **اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام، تعزیرات پر نظر ثانی:** بینکوں کو اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام کے ضوابط کی خلاف ورزی سے روکنے کے لیے نظر ثانی کے بعد سزاؤں میں نمایاں اضافہ کیا گیا ہے۔

  - **ضوابط کی اثر انگیزی کا تجزیہ کرنا**

  اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کی ہدایات کی اثر انگیزی کا جائزہ لینے کے لیے بینکوں کو ایک مقررہ فارمیٹ بھجوایا گیا ہے کہ وہ ان چیزوں کی موجودگی پر باقاعدگی سے اعداد و شمار سے آگاہ کریں: اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام پر پالیسیاں اور پروسیجرز، سینئر انتظامیہ / بورڈ کی نگرانی، ناموں کی اسکریننگ کے سسٹمز، لین دین کی نگرانی، انسانی وسائل اور فراہم کردہ تربیت۔

- **کریڈٹ بیوروز کے لیے نگرانی کا فریم ورک:** کریڈٹ بیوروز ایکٹ، 2015ء کے تحت اسٹیٹ بینک کو برمقام اور فاصلاتی معائنے دونوں کے ذریعے کریڈٹ بیوروز کے امور کی نگرانی کا اختیار حاصل ہے۔ معائنے اور نگرانی کے شعبوں کو اجاگر کرنے والا ایک سپر وائزری فریم ورک تیار کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ کریڈٹ بیوروز کے پاس بہترین نظم و نسق کا ڈھانچہ، پالیسیاں اور پروسیجرز ہیں، ان میں ڈیٹا کی وصولی، ڈیٹا کی پراسیسنگ، ڈیٹا جمع کرانے میں بہترین روایات پر عمل کیا جاتا ہے، صارفین کے حقوق کے تحفظ اور ڈیٹا کی حفاظت اور اخفا کو یقینی بنانے کے لیے مناسب پروسیجرز موجود ہیں۔

3.4.1 برمقام معائنہ

مالی سال19ء کے منظور شدہ منصوبے کے مطابق بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں، مائکروفنانس بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کے برمقام معائنے انجام دیے گئے۔ زیرِ نگرانی آنے والے شعبوں میں دیگر کے علاوہ یہ بھی شامل تھے: کارپوریٹ نظم و نسق کا جائزہ، سسٹمز اور کنٹرولز میں نقائص، آئی ٹی سیکورٹی، اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام کے نظام کی پابندی اور کاروباری طرزِ عمل وغیرہ، جن پر اصلاحی اقدامات کے لیے بینکوں کی توجہ مبذول کرائی گئی۔ نیز، بینکنگ کمپنیز آرڈیننس، 1962ء کی دفعہ 25 اے اے کے تقاضے کے تحت، قلم زد کیے گئے قرضوں پر قانونی رپورٹیں تیار کی گئیں۔ شعبہ ہائے بینکاری معائنہ نے فوری اقدام کے متقاضی امور یا کاروباری سرگرمیوں کی تحقیق کے لیے محدود دائرے کا معائنہ بھی انجام دیا۔ اسی طرح، ملکی انکارپوریٹڈ بینکوں کے بیرونِ ملک آپریشنز کی حفاظت اور استحکام کا جائزہ لینے کے لیے چند ایسی برانچوں کا بھی معائنہ کیا گیا۔

3.4.2 موضوعی جائزے

موضوعی جائزہ نگرانی کا ایک طریقہ ہے جس میں کسی خاص کاروباری سرگرمی میں پوری بینکاری صنعت کے خطرے کا جائزہ لینے پر توجہ مرکوز رکھی جاتی ہے۔ برمقام موضوعی جائزے اُن جبلّی خطرات کی شناخت کے لیے منعقد کیے جاتے ہیں جو پوری صنعت میں ضوابط کی عدم تعمیل یا کسی مخصوص شعبے میں منفی روایات کی بنا پر جگہ بنا

لیتے ہیں۔ ان معائنوں کا مقصد صنعت کو درست سمت کی طرف رہنمائی دینا اور عدم تعمیل پر تادیبی کارروائی سے خبر دار کرنا ہوتا ہے۔ مالی سال 19ء کے دوران درج ذیل موضوعی جائزے منعقد کیے گئے:

- **مالی اداروں میں اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی پابندیوں پر عمل درآمد کا جائزہ:** اس کا مقصد مالی اداروں میں بحیثیت مجموعی نظم و نسق اور قائم کیے گئے سسٹمز اور کنٹرولز کی طاقت کا جائزہ لینا تھا تاکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی پابندیوں کی تعمیل یقینی بنائی جائے۔ بینکوں کی طرف سے کھاتے داروں کا جو ڈیٹا بیس محفوظ رکھا جاتا ہے اس کا معائنہ کیا گیا تاکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی پابندیوں کی تعمیل میں ممنوعہ اداروں / افراد کے جو کھاتے منجمد نہ کیے گئے ان کا پتہ چلایا جائے۔

- **بینکوں میں بھاری لین دین والے کھاتوں کا جائزہ:** ایک مقررہ حد سے زیادہ لین دین والے کھاتوں کا جائزہ لینے کے لیے معائنہ کیا گیا۔ اسی طرح مبادلہ کمپنیوں کے ڈائریکٹروں، مالکان اور اہم ملازموں کے منتخب کھاتوں کا منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کے خطرات کے حوالے سے جائزہ لیا گیا۔

- **بینکوں میں سائبر فراڈ کا جائزہ:** بینکاری کے متبادل چینل یعنی انٹرنیٹ بینکاری، موبائل بینکاری اور اے ٹی ایم کارڈ سے متعلق لین دین میں سائبر فراڈ کا جائزہ لینا اس مشق کا مقصد تھا، اور یہ کہ بینکوں نے دھوکہ دہی کے ان واقعات کو کم کرنے کے لیے جو کنٹرولز لگائے ہیں ان کا جائزہ لیا جائے۔

3.4.3 محدود پیمانے کے خصوصی معائنے

- **ٹیکس سے مستثنیٰ علاقوں میں کھاتوں کا خصوصی معائنہ:** ٹیکس سے مستثنیٰ علاقوں میں کھاتوں کا خصوصی معائنہ منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کے خطرات کے حوالے سے انجام دیا گیا۔

- **مشتبہ کھاتوں کا خصوصی معائنہ:** بینکاری معائنے کے شعبوں نے متعدد کھاتوں کا معائنہ انجام دیا جن پر جعلی ہونے کا شبہ تھا۔ ان کھاتوں کا چناؤ برقی اور ورقی ذرائع ابلاغ سے موصولہ معلومات، بھاری لین دین اور مخصوص افراد / اداروں کے ساتھ ان کے ممکنہ روابط کے شبے کی بنیاد پر کیا گیا۔

- **منتخب مبادلہ کمپنیوں کے منی لانڈرنگ کے خطرے کا مرکوز جائزہ:** مبادلہ کمپنیوں کو منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کے ممکنہ خطرات کا سامنا ہوتا ہے۔ چنانچہ منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کے خطرات سے متعلق اور مبادلہ کمپنیوں کی طرف سے عائد کیے ہوئے اندرونی کنٹرولز کا ایک مرکوز معائنہ انجام دیا گیا کیونکہ ایسے خطرات رقم کی ترسیلات / کرنسی کے تبادلے کے کاروبار میں ہونا فطری ہیں۔

3.4.4 عملے کی استعداد میں اضافہ

انسانی وسائل کی استعداد بڑھانے کے لیے تربیت پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں تکنیکی شعبوں مثلاً انتظامِ خطر، اینٹی منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی مالی مدد کی روک تھام، بینکاری نگرانی وغیرہ اور عمومی صلاحیتوں (soft skills) سے متعلق تربیت کا انتظام کیا گیا۔ افسران کو بیرونِ ملک تربیت پر بھی بھجوایا گیا جن کا اہتمام کثیر ملکی اداروں اور دوسرے ملکوں کے مرکزی بینکوں نے کیا۔

3.5 بینکاری طرزِ عمل کے ضوابط اور نگرانی کے اسٹیٹ بینک کے نظام میں توسیع

اسٹیٹ بینک وژن 2020ء کے تحت بینکاری طرزِ عمل کی اسٹیٹ بینک کی طرف سے نگرانی اور صارفین کے ساتھ منصفانہ رویے (ایف ٹی سی) کو مستحکم بنانا اس کے کلیدی مقاصد میں سے ہے۔ مالی سال 19ء کے تحت جو اہم سنگِ میل عبور کیے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

3.5.1 ممنوعہ طرزِ عمل

بینکوں کے غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل یا برے رویے سے صنعت پر برا اثر پڑتا ہے کیونکہ یہ ایف ٹی سی نظام کی خلاف ورزی ہے۔ اس طرح کے مسائل چونکہ ممکنہ بھاری لاگت اور مالی استحکام کے لیے منفی نتائج کا سبب بن سکتے ہیں اس لیے اسٹیٹ بینک نے جولائی 2019ء میں 'ممنوعہ بینکاری طرزِ عمل' پر رہنما ہدایات جاری کیں۔ یہ رہنما ہدایات بہترین بین الاقوامی روایات کے مطابق تیار کی گئی ہیں جن سے بینکاری طرزِ عمل کے حوالے سے ضوابطی توقعات کو زیادہ وضاحت سے سامنے آنے میں مدد ملے گی، اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی وقتاً فوقتاً جاری کی جانے والی موجودہ ہدایات کی بھی تکمیل ہوگی۔

3.5.2 عالمی بینک کی عمدہ روایات کا از خود جائزہ

عالمی بینک نے مالی صارف کے تحفظ کے لیے عمدہ روایات کا 2017ء میں آغاز کیا۔ چونکہ ایسی روایات تحفظِ صارف کے لیے بطور نشانیہ کام کرتی ہیں اس لیے اسٹیٹ بینک نے نظر ثانی شدہ عمدہ روایات کا از خود جائزہ لیا۔ اس جائزے کے نتائج اور سفارشات متعلقہ فریقوں کو پیش کی جائیں گی تاکہ طرزِ عمل کے ضوابط اور نگرانی پر مستقبل کی حکمتِ عملی تیار کی جائے۔

3.5.3 طرزِ عمل کی نگرانی اور ضوابط پر استعداد کاری

مالی صارف کے تحفظ اور طرزِ عمل کی نگرانی پر دنیا بھر میں پہلے سے زیادہ توجہ دی جارہی ہے جس کے پیشِ نظر ضابطہ ساز اداروں کا اس سلسلے میں کردار بڑی حد تک مستحکم بنایا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے صارفین کے ساتھ منصفانہ سلوک اور ذمہ دارانہ بینکاری طرزِ عمل کو فروغ دینے کی خاطر اپنے بڑھتے ہوئے کردار سے ہم آہنگی کے لیے عالمی بینک اور ٹورنٹو سینٹر کے ساتھ اشتراک کرتے ہوئے "مارکیٹ میں طرزِ عمل کی نگرانی" پر ورکشاپس منعقد کرائے۔ اس کے دو ادوار ہو چکے ہیں، پہلا فروری 2019ء میں اور دوسرا اپریل 2019ء میں۔ اسٹیٹ بینک کے بینکنگ کلسٹر، ایس ای سی پی اور پاکستان مائکروفنانس نیٹ ورک سے افسران نے ان ورکشاپس میں شرکت کی۔

3.5.4 بینکاری صنعت کے ساتھ مصروفیت

اسٹیٹ بینک نے "طرزِ عمل کے خطرے کا انتظام" پر معلومات کے تبادلے کا ایک سیشن اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک (پاکستان) کے اشتراک سے مارچ 2019ء میں اسٹیٹ بینک میں منعقد کیا۔ سیشن میں اس بات پر زور دیا گیا کہ تعمیل کے نقطۂ نظر سے صارف کے تحفظ یا ذمہ دارانہ بینکاری طرزِ عمل کو جزوی طریقے (ring-fencing) سے نبھانا حقیقی / منصفانہ نتائج نہیں لاسکتا۔ اس کے بجائے پورے بینک کو بورڈ سے لے کر فرنٹ لائن منیجروں تک اس مقصد کے لیے فعال ہونے کی ضرورت ہے۔

3.5.5 نجی کریڈٹ بیوروز میں ضوابط میں اضافہ

- **کریڈٹ بیوروز کو لائسنس کا اجرا:** کریڈٹ بیوروز ایکٹ، 2015ء کے تحت اسٹیٹ بینک نے دو کریڈٹ بیوروز یعنی میسرز Aequitas انفارمیشن سروسز لمیٹڈ اور میسرز ڈیٹاچیک لمیٹڈ کو لائسنس جاری کیے۔

- **غیر روایتی ڈیٹا کی رپورٹنگ پر اقدام:** اسٹیٹ بینک نے اس بات کی کوشش کی کہ مالی اداروں کے علاوہ دیگر اداروں کو بھی کریڈٹ رپورٹنگ سسٹم کا حصہ بنایا جائے۔ اس سلسلے میں متعلقہ یوٹیلٹی کمپنیوں کے ساتھ متعدد اجلاس منعقد کیے گئے جن میں ان کی رکنیت اور کریڈٹ بیوروز کے ساتھ ڈیٹا کے لین دین کے امور پر گفتگو کی گئی۔ ابتدائی مرحلے میں ٹیلی مواصلات کمپنیوں کو اپنا ڈیٹا دینا ہوگا۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت نے ضروری اعلامیہ جاری کردیا ہے۔

3.6 بینکاری نگرانی میں بین الاقوامی تعاون

3.6.1 مالی استحکام بورڈ علاقائی مشاورتی گروپ برائے ایشیا (ایف ایس بی آر سی جی ایشیا)

اسٹیٹ بینک آف پاکستان مالی استحکام بورڈ (ایف ایس بی)۔ علاقائی مشاورتی گروپ (آر سی جی) ایشیا کا 2011ء میں اس کے قیام ہی سے رکن ہے۔ زیرِ جائزہ سال کے دوران آر سی جی ایشیا کے دو اجلاس ہوئے جن میں اسٹیٹ بینک کی سینئر انتظامیہ نے شرکت کی۔ ان اجلاسوں میں دیگر کے علاوہ ان امور پر غور کیا گیا: شعبہ بینکاری کی دباؤ کی جانچ، مالی شعبے میں سائبر سیکورٹی، مالی شمولیت کے لیے فن ٹیک (FinTechs) کا کردار، بحران سے نمٹنے کی تیاری، غیر بینک مالی وساطت، آب وہوا سے متعلق مالی خطرات۔

3.6.2 ایف ایس بی کرسپانڈنٹ بینکنگ کوآرڈینیشن گروپ (سی بی سی جی)

ایف ایس بی نے (کرسپانڈنٹ بینکنگ پر) ایک رپورٹ جی 20 کو پیش کی تھی جس میں چار نکاتی لائحہ عمل کا خاکہ تھا، اسی لائحہ عمل کی روشنی میں کرسپانڈنٹ بینکنگ میں کمی کا تجزیہ کرنے اور کمی کو دور کرنے کے لیے ایف ایس بی نے کرسپانڈنٹ بینکنگ کو آرڈینیشن گروپ بنایا۔ چونکہ وہ لائحہ عمل کم وبیش برقرار ہے اس لیے ارکان نے سی بی سی جی کے چار ٹیکنیکل ورک اسٹریم منظم کرلیے ہیں۔ ڈپٹی گورنرز (بینکنگ اور ایف ایم آر ایم) سی بی سی جی فورم پر اسٹیٹ بینک کی نمائندگی کرتے ہیں۔

3.6.3 میکرو پروڈنشیل پالیسیوں اور طریقوں، ضوابط اور نگرانی کے سروے

آئی ایم ایف نے میکرو پروڈنشیل پالیسی سروے 2017ء سے شروع کیا جس کا مقصد 2008ء کے عالمی مالی بحران کے بعد رکن ملکوں کی طرف سے میکرو پروڈنشیل پالیسی میں کیے گئے اقدامات کا ایک عالمی ڈیٹا بیس تیار کرنا تھا۔ سروے میں ان امور سے متعلق سوالات کا احاطہ کیا جاتا ہے: (الف) میکرو پروڈنشیل فریم ورک کے ادارہ جاتی پہلو، (ب) شعبہ بینکاری پر استعمال کیے جانے والے وسیع البنیاد ٹولز، (ج) گھریلو اور کارپوریٹ شعبے کے ٹولز، (د) شعبہ بینکاری پر استعمال کیے جانے والے سیالیت کے ٹولز، (ہ) غیر بینک شعبے میں سیالیت کے نظامی خطرے اور فارئسیل رسک سے نمٹنے کے ٹولز، (و) نظامی خطرات کے دیگر ذرائع سے نمٹنے کے ٹولز۔ متعلقہ فریقوں کے ساتھ اشتراک کے بعد پاکستان کا مجموعی جواب 2017ء اور 2018ء میں آئی ایم ایف کو جمع کرایا گیا۔

اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے عالمی بینک کا "بینک ضوابط اور نگرانی سروے (بی آر ایس ایس) 2017ء" مکمل کیا اور 2011ء سے 2016ء تک کے عرصے کے سوالات کا جواب دیا۔ اس سروے میں اُن امور کا احاطہ کیا گیا تھا: (الف) بینکاری، (ب) سرمایہ اور سیالیت کی ضروریات، (ج) نظم ونسق، (د) اکاؤنٹنگ معیارات / ڈس کلوژرز، (ہ) نگرانی، (و) ڈپازٹ کی انشورنس اور (ز) اسلامی بینکاری۔ اس سروے کا مقصد دنیا بھر میں بینکوں کے لیے ضابطہ سازی اور نگرانی کے طریقہ کار کے بارے میں ڈیٹا کا موازنہ فراہم کرنا تھا۔

3.7 دیگر اقدامات

3.7.1 عالمی بینک کا "کاروبار کرنے میں آسانی" کا اشاریہ

"کاروبار کرنے میں آسانی" کے اشاریے میں ایک اظہاریہ "قرضے کا حصول" ہے۔ اس اظہاریے میں پاکستان کی درجہ بندی بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک 2017ء سے اصلاحات کی کوششوں میں آگے آگے ہے۔ اسٹیٹ بینک ان اصلاحات پر عمل درآمد کے لیے وفاقی اداروں، عالمی بینک اور متعلقہ نجی فریقوں بشمول کمرشل بینکوں، نجی قانونی فرموں، اکاؤنٹینسی فرموں اور کارپوریٹ شعبے کے ساتھ فعالیت سے اشتراک کررہا ہے۔ نیز، اسٹیٹ بینک متعلقہ فریقوں میں مطلوبہ معلومات کی فراہمی اور آگاہی پر اپنی توجہ مرکوز رکھے ہوئے ہے۔ اسٹیٹ بینک نے عالمی بینک اور بورڈ آف انویسٹمنٹ کے ساتھ اشتراک سے دو آگاہی سیشن منعقد کیے جن کے شرکا کمرشل بینکوں اور مائکرو فنانس بینکوں، سرکاری اداروں، لا فرموں، اکاؤنٹینسی فرموں اور نجی کمپنیوں وغیرہ سے آئے تھے۔ ان آگاہی سیشنز کا مقصد شرکا اور سروے کے جواب دہندگان کو حال میں کی جانے والی اصلاحات سے آگاہ کرنا تھا تاکہ ممکنہ جواب دہندگان قرضے کے حصول کا سروے عالمی بینک کے پاس جمع کرائیں۔